

## 317824-ایک شخص کی اجازت کے بغیر اس کی قربانی ذبح کر دی گئی تو کیا حکم ہے؟

سوال

میں نے والد محترم کو بتلا دیا تھا کہ سلائر ہاؤس میں رش کی وجہ میں اپنی قربانی عید کے دوسرے دن ذبح کروں گا، لیکن پہلے دن ہی میرے بھائی نے میرے گھر کے دروازے پر دستک دی تو ان کے پاس میری ذبح شدہ قربانی تھی، انہوں نے مجھے یہ بھی بتلایا کہ والد صاحب نے حکم دیا تھا کہ اسے بھی دیگر تمام قربانیوں کے ساتھ ہی ذبح کر دیا جائے، تو ایسی قربانی کا کیا حکم ہے؟!

پسندیدہ جواب

جب کوئی مسلمان قربانی کے لیے کسی بھری وغیرہ کو معین کر دے اور کوئی اس بھری کو اس کی اجازت کے بغیر ذبح کر دے تو اس کی قربانی صحیح ہوگی، بشرطیکہ اسے ذبح کے وقت ہی ذبح کیا گیا ہو، اور ذبح کرنے والا قربانی کے مالک کی طرف سے ہی ذبح کر رہا ہو۔

جیسے کہ "الموسوعة الفقہیۃ الکویتیۃ" (5/105) میں بہے کہ:  
"فقہائے کرام کا اتفاق ہے کہ قربانی ذبح کرتے ہوئے نیابت جائز ہے بشرطیکہ نیابت کرنے والا مسلمان ہو" ختم شد  
اصولی طور پر تو نیابت کی اجازت زبان سے بول کر ہی دی جاتی ہے، لیکن عرف میں کوئی اور طریقہ بھی ہو تو صحیح ہوگی۔

جیسے کہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:  
"شرعی قواعد اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ عرف میں سمجھی جانے والی اجازت بھی وہی حکم رکھتی ہے جو زبان سے بول کر دی جاتی ہے۔" ختم شد  
"مدارج السالکین" (2/1019)

یہاں صورت مذکورہ میں عرف کے ساتھ ساتھ آپ کی کیفیت اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ آپ نے اپنے والد کو اجازت دی ہوئی تھی کہ وہ آپ کی طرف سے آپ کی قربانی ذبح کریں گے، تو اس صورت میں یہ قربانی آپ کی طرف سے صحیح ہوگی۔

علامہ قادری حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں:  
"ہمارے حنفی فقہائے کرام کہتے ہیں کہ: جب کوئی کسی کی قربانی اس کی اجازت کے بغیر ذبح کر دے تو یہ مالک کی طرف سے کافی ہوگی، اور ذبح کرنے والے کو ضامن نہیں بننا پڑے گا۔"

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: قربانی تو صحیح ہوگی لیکن ذبح کرنے والے کو کسی کو تباہی پر ضامن بننا پڑے گا، اور مالک اس زرضمانت کو صدقہ کر دے گا۔

ہمارا موقف یہ ہے کہ: یہ ذبح قربانی پر ہی ذبح ہوا ہے اس لیے ذبح کرنے والا ضامن نہیں ہو گا۔۔۔

عام طور پر انسان اپنی قربانی خود نہیں کرتا بلکہ کسی دوسرے کو نائب بناتا ہے، اور اس پر اسے اجرت بھی دیتا ہے۔ بھی شرعی طور پر قربانی کرنا لازم ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں قربانی کا مالک اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی بھی اس کے لیے یہ کام کر دے اور کوئی ذبح کر بھی دیتا ہے اور اس ذبح کرنے والے سے کوئی بھی قربانی کے عوض کا مطالبہ بھی نہیں کرتا، تو گویا

ذنح کرنے والے کو عرف کے اعتبار سے قربانی ذنح کرنے کی اجازت مل چکی تھی، اور غرفاً کسی کو اجازت مل بھئی ہو تو یہ ایسی ہی جیسے کسی نے زبان سے بول کی اجازت دی ہے۔ "ختم شد (التجزید)" (6341/12)

اسی طرح علامہ ابو عبد اللہ خرشی مالکی کہتے ہیں :

"بیا بت کی اجازت جس طرح الفاظ بول کر دی جا سکتی ہے اسی طرح عرف عام سے بھی اجازت مل جاتی ہے اس صورت میں عرف عام زبانی اجازت کے قائم مقام ہوتا ہے۔ لیکن اگر جانور ذنح کرنے والا شخص قربانی کے مالک کا عزیز رشتہ دار ہو اور یہ رشتہ دار عام طور پر دیگر لوگوں کے کام بھی کرتا ہے تو وہ قربانی کے مالک کی طرف سے کافی ہو گی، یہ فقہاء مالکیہ کے ہاں مشور موقف ہے۔ "ختم شد (شرح مختصر خلیل)" (43/3)

اسی طرح امام نووی شافعی کہتے ہیں :

"اگر کوئی اجنبی شخص خود سے ہی کسی کی معینہ قربانی، قربانی کے وقت میں ہی ذنح کر دے یا بدی وقت ہونے پر ذنح کر دے تو مشور موقف یہی ہے کہ وہ قربانی ہو جائے گی۔۔۔ کیونکہ اس معینہ قربانی کو ذنح کرنے کے لیے نیت کی ضرورت نہیں ہے، چنانچہ اگر قربانی کے مالک کی بجائے کوئی اور اسے ذنح کر دے تو قربانی ہو جائے گی، بالکل ایسے ہی جیسے نجاست کو زائل کرنے کا حکم ہے۔ "ختم شد (روضۃ الطالبین)" (214/3)

اسی طرح علامہ مرداوی حنبلی کہتے ہیں کہ :

"اگر کوئی شخص قربانی ذنح کرنے کے وقت میں بغیر اجازت کے قربانی ذنح کر دے تو قربانی ہو جائے گی، ذنح کرنے والا اس کا ضامن نہیں ہو گا۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ: اگر قربانی کے مالک کی بجائے کوئی اور شخص قربانی ذنح کرتے ہوئے بھی مالک کی جانب سے نیت کرے اور بھی کسی کی طرف سے بھی نیت نہ کرے اور بھی اپنی طرف سے قربانی کی نیت کر لے تو ان تمام صورتوں میں قربانی کرنے والا شخص مالک کی طرف سے قربانی ذنح کر دے تو یہ مالک کی طرف سے کافی ہو گی اور ذنح کرنے والا کسی چیز کا ضامن نہیں ہو گا، یہی حنبلی فقہاء کرام کا یہی موقف ہے، نیز صاحب کتاب الفروع سمیت دیگر اہل علم نے بھی یہی موقف اپنایا ہے۔ "ختم شد (الإنصاف)" (387/9)

والله اعلم